شفیق انجم

مثنوی گلزارِ فقر-تدوینِ متن اور لسانی جائزہ

Masnavi "Gulzar-e-Faqr" was written by Maulvi Ghulam Muhayyuddin Mirpuri in 1139 A.H. The topic of Masnavi is Tasawwof. There are 449 couplets in it. Masnavi is of very much importance in the history of urdu language and literature. Text of the Masnavi is edited and linguistically analysed in this article.

❖•❖•❖•❖•❖•❖•❖

مثنوی گلزارِ فقر مولوی غلام محی الدین میر پوری کی تصنیف ہے۔ ظاہری طور پر ایسی کوئی شہادت نہیں جس سے ہمیں مصنف کے حالات اور مثنوی کے سن تصنیف سے آگاہی حاصل ہو سکے۔ البتہ داخلی شہادتوں سے جو معلومات بہم پہنچی ہیں وہ درج ذیل ہیں:

i)۔ مثنوی کا نام ''گلزارِ فقر'' ایک شعر میں مصنف نے خود بیان کیا ہے۔ شعر یوں ہے:

یہ نسخہ جب بہیا تمام　　　گلزارِ فقر ہے اس کا نام

ii)۔ مصنف کا نام غلام محی الدین ان اشعار سے معلوم ہوتا ہے:

سن سادھو اک من کی بات　　　جس سیں پائے ذات صفات

کہے فقر غلام محی الدین　　　دیندار کوں چاہیے دین

iii)۔ وہ میر پور (آزاد کشمیر) کے رہنے والے تھے جو اس عہد میں پنجاب کا حصہ تھا۔

Scanned by CamScanner

فرماتے ہیں:

ایک شہر میں رہن ہمارا　　　تولد مسکن اور پیارا

میر پور نام ہے بیچ پنجاب　　　حق راکھے دائم اس کی آب

iv)۔ مولوی غلام محی الدین کے مرشد کا نام بھی داخلی شہادتوں سے معلوم ہوتا ہے۔ اشعار میں باپ کے الفاظ درج ہیں۔ ہوسکتا ہے وہ اپنے حقیقی والد کا ذکر کر رہے ہوں لیکن مرشد کی طرف اشارہ زیادہ واضح ہے۔ فرماتے ہیں:

قطب عالم تھا میرا باپ　　　جس نے دیا اپنا آپ

حق کی راہ میں سب کچھ دیا　　　سب کج دے کر حق کوں لیا

شیخ اجل اور عارف کامل　　　قطب دین مکمل اکمل

شیخ محمد یوسف نام　　　ہر کامل سے بہے تمام

v)۔ مولوی صاحب گکھڑ راجپوت خاندان سے تعلق رکھتے تھے اور ان کا گھرانہ نیکی و پرہیز گاری میں شہرت رکھتا تھا۔ فرماتے ہیں:

خاندان بڈا ہے گکھڑ　　　اصل نجیب اور نیکو گوہر

vi)۔ ''گلرازِ فقر'' ۱۱۳۹ھ میں لکھی گئی۔ یہ بات بھی مثنوی کے آخر میں درج ایک شعر سے معلوم ہوتی ہے۔ شعر یوں ہے:

ایک تیس برس ایک یاراں سو　　　ہجرت سیں ہوئے تھے نو

مثنوی کا موضوع تصوف ہے۔ واقعہ یوں ہے کہ ایک مرید اپنے پیر کے پاس طلبِ رشد و ہدایت کے لیے جاتا ہے۔ عرض کرتا ہے کہ میں نے بہت علم پڑھا لیکن ابھی تک کچھ سمجھ بوجھ نہیں آئی۔ مہربانی فرما کر نظرِ عنایت سے کیجیے۔ پیر صاحب اس کو تلاش حق کی مختلف منزلوں سے آگاہ کرتے ہیں اور عرفانِ ذات و عرفانِ حقیقت کی راہ دکھاتے ہیں۔ اس سلسلے میں پیر اور مرید کے درمیان جو باتیں ہوتی ہیں وہی اس مثنوی کا متن

Scanned by CamScanner

ہے۔ مثنوی کے آخر میں ایک شعر اشارہ کرتا ہے کہ مرید خود مولوی غلام محی الدین کی اپنی ذات ہے اور پیر صاحب کا نام انہوں نے بتا دیا۔ مثنوی میں حمد بھی ہے، نعت بھی اور غوث الاعظم کی منقبت بھی۔ لیکن سب کچھ ایک دوسرے میں مدغم ہے ۔علیحدہ سے عنوانات نہیں باندھے گئے ۔اشعار کی کل تعداد ۹۴۹ ہے۔

مثنوی سے متعلق ان معلومات کو مدنظر رکھیں تو اس کی اہمیت خود بول پڑتی ہے۔ اس کی تصنیف کا عہد وہی ہے جب دہلی میں ولؔی کی آمد کے بعد ریختہ گوئی کا سلسلہ شروع ہوا اور اردو فارسی کی آمیزش سے ایک نئی بزمِ شعر آراستہ ہوئی۔ تواریخ سے تو یہی پتہ چلتا ہے کہ اردو شعر و ادب کا ورثہ ولؔی کے ذریعے دکن سے دہلی منتقل ہوا۔ جہاں اسے شاہی سرپرستی بھی ملی اور سازگار حالات بھی۔ نتیجتاً ایک نئے دبستان کی بنیاد پڑی اور پھر یہیں سے یہ روایت ہندوستان کے دیگر حصوں تک پہنچی۔ مثنوی 'گلزارِ فقر' اور اس طرح کی دیگر مثنویوں (جن کا ذکر حافظ محمود شیرانی نے اپنے مقالات میں کیا) کی بدولت ایک بالکل مختلف صورت حال ہمارے سامنے آتی ہے اور زبان و ادب کے بارے میں بہت سی غلط فہمیوں کا ازالہ بھی ہوتا ہے جس پر حافظ شیرانی صاحب مدلل بحث فرما چکے۔ میں بس اتنا عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پنجاب میں اردو کی یہ قدیم تخلیقات اس بات کی شاہد ہیں کہ بالکل اس عہد میں جب کہ پہلے دکن اور بعدہٗ دہلی میں سرکاری سرپرستی کی بدولت اردو کو فروغ ملاٗ پنجاب میں عدم سرپرستی کے باوجود اردو زبان و ادب نے ترقی کی اور یہاں کے اہل قلم اس زبان کو ذریعہ اظہار بناتے رہے۔ کسی صلے اور انعام کی توقع کے بغیر کسی زبان سے وابستہ ہونا اور اس کی ترقی کے لیے کوشاں رہنا، گہری تہذیبی و قلبی وابستگی کے بغیر ممکن نہیں۔ اگرچہ ابھی بہت کچھ پردہ اخفا میں ہے لیکن جو موجود ہے وہ اس یقین کی تقویت کے لیے کافی ہے کہ اردو زمانہ قدیم ہی سے پنجاب میں موجود تھی اور نہ صرف ادبی سطح پر اسے ذریعہ اظہار بنایا جاتا تھا بلکہ عوامی سطح پر اسے مقبولیت بھی حاصل تھی ۔قدیم علمی و ادبی

Scanned by CamScanner

تخلیقات کے ساتھ ساتھ اس کی ایک واضح دلیل وہ سینکڑوں پنجابی الفاظ بھی ہیں جو صدیوں کے میل ملاپ سے اردو کا حصہ بنے اور جن سے سرزمین دکن میں بھی استفادہ کیا جاتا رہا اور بعد میں دلی میں بھی۔ اگرچہ دلی میں ان الفاظ کو منہا کر کے فارسی سے خانہ پری کی گئی لیکن اس کے باوجود ان میں سے بہت سے الفاظ آج بھی اردو کا حصہ ہیں۔

''گلزارِ فقر'' سے اٹھارویں صدی کے نصف اول میں پنجاب میں اردو کی ساخت کا پتہ چلتا ہے۔ اس اردو پر فارسی کی بجائے پنجابی کے گہرے اثرات واضح نظر آتے ہیں اور زبان اپنی مقامی ساخت کے مطابق استعمال میں آ کر جہاں مثنوی میں انفرادیت کا رنگ بھرتی ہے وہاں اس بات کی بھی مکمل تردید کرتی ہے کہ پنجاب میں اردو شمال سے درآمد کردہ ہے۔ مثنوی کی بحر اگرچہ فارسی ہے اور عربی، فارسی اور سنسکرت کے الفاظ بھی ملتے ہیں لیکن غالب ذخیرہ الفاظ پنجابی اور پہاڑی (پوٹھوہاری) زبان کا ہے۔ جس کی تفصیل کچھ یوں ہے:

پہلا (بھلا)' اکھ (آنکھ)' بڈا (بڑا)' اوچا (اونچا)' کج (کچھ)' دیہ (دے)'
اگے (آگے)' ہوئے (ہوئے)' ہویا (ہوا)' لیکھا (قسمت، مقدر)' تھاں (جگہ)' دِسنا
(نظر آنا)' ھک (اک)' بہناں (بیٹھنا)' پچھان (پہچان)' بھتے (بہت)'
کیتے (کیے)' تیجا (تیسرا)' سبھنوں (سب)' لاہے (اتار دے)' پھڑ (پکڑ)'
آنویں (آئیں)' چنگا (زیادہ۔ بہتر)' مندا (برا۔ کم)' اچھے (آئے)' زِمیاں (زمیناں)
اٹھائی (اٹھائیس)' باراں (بارہ)' چونا (دودھ دوہنا)' دھرنا (رکھنا)' کدی (کبھی)'
چوداں (چودہ)' جرنا (صبر کرنا۔ رک جانا)' پہار (وزن)' پہائی (بھائی)' پنجاہ (پچاس)
ایتا (اتنا)' لیاوے (لائے)' ستائی (ستائیس)' یاراں (گیارہ)' آساں (امید)' کہر (گھر)'
گچھے (ملے۔ پائے)' پچن (پہنچنا)' دارو (دوا)' اندھلا (اندھا)' ادھی (آدھی)'
چک (اٹھا)' بدہ (ہوش)' انہاں (اس طرح)' کھڑ (کھل)' سِدھا (سیدھا)'

Scanned by CamScanner

پو ہے (ہوئے)، تیں (تو۔تم)، دوجا (دوسرا)، چڑھیا (چڑھا)، ناہیں (نہیں)، انگل (انگلی) تریسی (تراسی) ایناں (اتنا) بہیا، بہے (ہونا، ہوچکنا، کر چکنا)۔

یہ فہرست ناتمام ہے اور محض ایک جھلک دکھانے کو فراہم کی ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ ساری مثنوی اسی رنگ میں رنگی ہوئی ہے لیکن اس سے یہ غلط فہمی ہرگز نہ ہونی چاہیے کہ اس اثر سے اردو کی اردویت کو نقصان پہنچا ہوگا۔ میرے خیال میں یہ اردو کی خالص ترین شکل ہے جس میں پنجابی کے غالب اثر کے ساتھ عربی، فارسی، ہندی، اور دیگر مقامی بولیوں کا خوب صورت امتزاج نظر آتا ہے اور ان سب کا حسب ضرورت حصہ اور رنگ مل کر اردو کے منفرد رنگوں کو نمایاں کرتے ہیں۔ آیئے ذرا عربی فارسی الفاظ پر بھی ایک نظر:

ہست۔ یاس۔ من کان اللہ لک۔ کان اللہ لہٗ۔ بے شک۔ خام۔ مشفق۔ قانع۔ شکور۔ اشجار۔ احجار۔ شش جہت۔ اِرم۔ خورشید۔ طیور۔ درج ۔آذر۔ باد۔ شاد۔ طعام۔ جوارح۔ معرفتہ النفس۔ دائم۔ جاوید۔ طلب العلم۔ ستر العورات۔ حفظ الفرج۔ حفظ العین۔ مدام۔ لاتسخر بالناس۔ سوء الظن۔ اولیٰ۔ استجب۔ سقیم۔ ثلاثی۔ طالع۔ سو پارہ۔ محیط۔ جاء الحق۔ تغیر۔ تحویل۔ واحد۔ فہم۔ مفاصل۔ سبحانی ما اعظم شانی۔ جمع الجمع۔ قاب قوسین اور اسی طرح کے بیسیوں الفاظ۔ انہی کے بیچوں بیچ سنسکرت اور ہندی بھی اپنا رنگ دکھاتی ہے مثلاً:

چھایا۔ راتا ماتا۔ آکاش۔ پرکاش۔ سیوا۔ گیان۔ سمرن۔ سوگند۔ دھیان۔ تیاگے۔ کرتار۔ آسن۔ ساگر۔ جَل وغیرہ۔

اس خاکے سے ہم بخوبی اندازہ کر سکتے ہیں کہ اٹھارویں صدی کے اوائل میں پنجاب میں اردو کی صورتِ حال کیا تھی ۔اس کے علاوہ درج ذیل باتیں بھی اہم ہیں:۔

''گلزارِ فقر'' کے ذریعے اس دور کا جو املا ہم تک پہنچا ہے اس میں:

حرکات مخفی کی بجائے ملفوظی ہیں یعنی اس، ان وغیرہ کو اوس، اون لکھا گیا ہے۔ اسی

Scanned by CamScanner

طرح سن کو 'سون' دن کو 'دون' استاد کو اوستاد، برے کو بورے وغیرہ

- 'ں' کی جگہ ہمیشہ 'ن' کا استعمال ہے۔ مثلاً نان، سین، میانان، مین، تمکون وغیرہ
- 'ک' اور 'گ' کا فرق واضح نہیں کیا گیا اور ہر جگہ 'ک' ہی لکھا ہے۔ مثلاً:
لاکے (لاگے) 'کیا (گیا) 'رنک (رنگ) 'انک (انگ) 'کر (گر) 'جاک (جاگ) '
کہر (گھر) 'سوکند (سوگند) وغیرہ۔
- 'ر اور 'ڑ' کا فرق نہیں کیا اور ہر جگہ 'ر' ہی ملتی ہے۔ مثلاً
پہر (پھڑ) 'پرہ (پڑھ) 'چھودے (چھوڑے) 'چھور (چھوڑ) 'جھکرا (جھگڑا)
- یائے معروف اور یائے مجہول میں فرق نہیں۔ دونوں 'ی' 'یِ' کی صورت میں ہیں۔
مثلاً کہی (کہے) 'بھایئے (بھائی) 'بی (بے) 'ری (رے) 'خلاصی (خلاصی) '
تجہی (تجھے) 'راکہی (راکھے) 'کیی (کے)۔ کبھی یائے مجہول کے نیچے دو نقطے آجاتے
ہیں اور کبھی نہیں اور کبھی یائے معروف کے نیچے بھی نقطے ڈال دیئے گئے ہیں۔
- ہائے ہوز اور ہائے دو چشم کے استعمال کا کوئی قاعدہ نہیں۔
مجہی (مجھے) 'کھان (کہاں) 'جھوتہ (جھوٹ) 'راکہا (راکھا) 'تجھکون (تجھ کوں) '
طھارت (طہارت) 'ھوا (ہوا) 'پھلا (پہلا) 'کھی (کہے) 'پہر (پھر)۔
- 'ٹ' 'ڈ' اور 'ڑ' کی (ط) کا استعمال بہت کم ہے۔ اکثر نہیں اور بعض جگہ دو نقطے ہیں۔
مثلاً بدا (بڑا) 'پرہ (پڑھ) 'اولتایا (الٹایا) 'اوتہ (اٹھ) 'جہر (جھڑ) 'جھوت (جھوٹ)
بیتھ (بیٹھ) 'جھوتہی (جھوٹی) 'اتھنا (اٹھنا)
- ہائے دوچشمی آخر میں آئے تو حذف کر دی گئی ہے مثلاً سات (ساتھ) 'ہات (ہاتھ)
یا 'ہ' میں بدل جاتی ہے مثلاً باندہ (باندھ) پرہ (پڑھ)
- 'سب' کو 'سبہ' یا 'سبھ' لکھا گیا ہے۔
- کچھ کو کچ، کچ، کچہ اور کچہ لکھا گیا ہے۔

Scanned by CamScanner

'سے' اور 'کو' کی بجائے 'سوں' اور 'کوں' کا استعمال ہے۔

- 'سے' کے لیے 'سیں' بھی استعمال کیا گیا ہے۔
- 'طرح' کے لیے 'جیوں' استعمال کیا گیا ہے۔
- 'میں' کے لیے بعض اوقات 'موں' بھی لکھا ہے۔
- نے کو 'نیں' لکھا ہے۔
- 'آ' کا استعمال بہت کم ہے۔ مثلاً اخر (آخر) 'اگے (آگے)' ائی (آئی)' اسا (آسا)' اپ (آپ)
- تو کو 'توں' لکھا ہے' تم کا استعمال بھی ہے لیکن کم۔
- 'نہ' کو 'نا' 'ناں' اور 'نہہ' لکھا ہے۔
- 'نہیں' کو نیں، نئیں اور نہیں تینوں طرح لکھا ہے۔
- 'تمہی' کو تمی، تمین اور تمھی لکھا ہے۔
- نون غنہ کا استعمال زیادہ ہے مثلاً جاناں (جانا)' خاناں (خانا) میاناں (میانہ) بیگاناں (بیگانہ) وغیرہ۔
- 'گاؤں' کو 'گانو' لکھا ہے۔
- 'نام' کو ناؤ' نانو اور نام تینوں طرح لکھا ہے۔
- اکثر الفاظ کو جوڑ کر لکھا ہے۔ مثلاً دیکر (دے کر)' جینیسی (جینے سے)' نکرے (نہ کرے)' کونسا (کون سا)' وحدتکا (وحدت کا)' دلایک (دل ایک)' یونکرایا (یوں کر آیا) وغیرہ

'گلزارِ فقر' کے لسانی جائزے کے بعد اس کے اسلوب کی اس اہم خصوصیت کا ذکر بھی لازم ہے جو اسے نہ صرف اپنے عہد میں بلکہ آج پونے تین سو سال گزر جانے کے باوجود بھی زندہ رکھے ہوئے ہے اور وہ ہے اس کی سادگی وسلاست۔ مصنف نے اپنا

Scanned by CamScanner

فارسی و عربی دانی کا سکہ جمانے کی بجائے عام فہم مروج زبان میں تصوف کے رموز کی عقدہ کشائی کی ہے۔ چونکہ ایک صوفی کا تعلق براہ راست عوام سے ہوتا ہے ۔اس لیے مثنوی میں وہی زبان ملتی ہے جو اس وقت کی عوامی زبان تھی۔ ساری مثنوی سوائے چند ایک مقامات کے سہلِ ممتنع کی تصویر بن کر سامنے آتی ہے جس کے پیچھے وہ تصور کارفرما ہے جو مسلمان صوفیا کا طرۂ امتیاز رہا ہے۔ چند اشعار ملاحظہ ہوں:

سن سادھو اک من کی بات　　جس سیں پائے ذات صفات
کہے فقیر غلام محی الدین　　دیندار کوں چاہیے دین
دیندار کوں دین پیارا　　واری دیں پر عالم سارا
دیندار کا او چا پایا　　چوڈاں طبق میں اوس کی چھایا

یہی چلن ساری مثنوی میں جاری و ساری ہے اور مصنف کی زبان پر گرفت اور اس کے ماہرانہ استعمال پر دسترس کی غمازی کرتا ہے۔

''گلزارِ فقر'' کی یہ گوناں گوں لسانی و اسلوبیاتی خصوصیات ہی ہیں جو قدیم اردو مثنویوں میں اسے ایک منفرد مقام پر فائز کرتی ہیں۔ یہ پنجاب میں اردو کا ایک ایسا اہم ورق ہے جس کے ذریعے کئی پوشیدہ گوشوں کو بے نقاب کرنے میں مدد ملتی ہے۔

''گلزارِ فقر'' کی تدوین کے لیے اس کے دو قلمی نسخے میرے پیش نظر رہے جو استادِ محترم ڈاکٹر گوہر نوشاہی کی نوازشِ خاص سے مجھ تک پہنچے۔ ان نسخوں میں سے حافظ محمود شیرانی صاحب کے زیرِ مطالعہ رہنے والے نسخے کو میں نے 'نسخہ الف' اور پنجاب یونیورسٹی کے مملوکہ نسخے کو ''نسخہ ب' کا نام دیا ہے ۔دونوں کے تقابل سے جو اختلاف سامنے آئے ہیں انہیں حاشیے میں درج کر دیا گیا ہے۔

Scanned by CamScanner

سن۱ سادھو اک من کی بات — جس سیں پائے ذات صفات

کہے۲ فقیر غلام محی الدین — دیندار کوں چاہیے دین

دیندار کوں دین پیارا — واری دیں پر عالم سارا

دیندار کا اوچا پایا — چوداں طبق میں اوس کی چھایا

توں کیا۳ جانے دیں کیا ہوئے۴ — نس دن خواب غفلت میں سوئے۵

جس دیں تس سب۶ کچھ پایا — دھرتی انبر اور سب مایا

جو کچھ ہے سو دین ہے دین — کیا دنیا جھوٹ ہے چرکین۷

دنیا لے کر دین نہ دے بے — موتیں دے کر کھیہ نہ لے۸

دیکھ عالم کیا بہتا۹ جاتا — توں دنیاں سیں راتا ماتا

کہاں پیغمبر کہاں وہ پیر — کہاں وہ خان اور کہاں امیر۱۰

یہ عالم تم سوں بیگانا۱۱ — جس سیں آخر تم کوں جانا

اینہاں بیہہ کیا کرن تردد — اخلاص محبت اور تودد۱۲

عقبیٰ سیں ہے کام تمہارا — جہاں ابد لکھ۱۳ رہے پیارا

دنیا چھوڑ عقبیٰ سیں لاگ — نیند چھوڑ کر نس دن جاگ۱۴

---

۱ ا: سون، ب: سنو ۲ ا: کھی، ب: کہی ۳ ب: کی ۴ ب: ہوئے ۵ ب: سوئے ۶ ا: سبھ، ب: سبھ
۷ ب: دیہ ۸ ب: لیہہ ۹ ب: چلتا ۱۰ ب: کہاں وہ خان کہاں وہ میر ۱۱ ب: سیں بیکانا ۱۲ ب: اخلاص محباں راکھ تودد ۱۳ ب: تک ۱۴ ب: نیند چھوڑ نس دن توں جاگ۔

Scanned by CamScanner

سن سادھو سیں سادھیاں[1] کیا اپ کوں بڈا مجاہدا دیا
پہلاں پڑھ پڑھ[2] عالم بھے سب علوم حاصل ہو رہے
صرف نحو اور منطق حکمت تفسیر[3] سلوک معنی ہیئت
رمل نجوم اور طب تکثیر[4] جفر عروض حساب اکسیر
جاں[5] سب کچ پڑھ فارغ ہوئے میں پڑھی تو بھکر کوئے[6]
تو ہے بھکر تو ہے کویا[7] پر جل میں رہنا[8] پیاسا مویا
ہاتھ باندھ استاد کے آگے پائے چوم عارض[9] کوں لاگے
یا پیر صاحب کی[10] خاصے جیوں کر پانی بیچ پتاشے
سب عالم پھل تم سوں پایا اوس دن کا سب جگ پر سایا[11]
تمیں دھرتی تم آکاش[12] تم سیں چاند سورج پرکاش
تمیں پھول اور تم ہی باس تم ہی جیو اور تم ہی باس
تمہارے چہر[13] سیں سب کچ ہوا جو سات جنم اندھیر موا[14]
آنکھوں[15] سرمہ کرم کا پایا اندھلیوں کو سب علم سمجھایا[16]
جیسی مہر پیر فرمائی سو نا کرے[17] باپ اور مائی

---

[1] ب: سدہانا [2] ا: پھلا پرہ پر، ب: پہلا پہر پہر [3] ب: فقہ [4] ب: تفسیر [5] ب: جب [6] ب: پیر پیا کے پکڑ کھلوئے [7] ب: توں ہیں برکہا تو ہیں کویا [8] ب: رہیا [9] ا: پاءِ چونم ارتہ عارض [10] ب: کی پکڑو
[11] ب: اس دن سبہ کا جک پر سایا [12] ب: تم ہیں دھرتی تم ہیں اکاس [13] ب: مہر [14] ب: جو سات پشت کا اندہر مویا [15] ب: اکہیں [16] ب: اندہون کوں علم سمجہایا [17] ب: کرنا

یا پیر سب پڑیہا[1] دیکھا   پڑھے[2] حیرت الٹایا لیکھا

جس ذات کا اللہ نانو[3]   تسکا مجھے بتاؤ ٹھانو

ایک کم سو تین ہزار   اپنے نام دھرے کرتار

ایتے ہودیں[4] جس کے نانو   کیونکر چھپیا اس کا ٹھانو[5]

ظاہر دستا عالم کانچا   کیونکر چھپیا صاحب سانچا

ہر اک[6] اسم مسمّٰی باج   کیونکر توڑے اپنا راج

یہ فکر میں کیونکر سہاں   جو صاحب سانچا میرا کہاں[7]

یہ فکر میں سہا نہ جا[8]   جو میرا ہے کہاں خدا[9]

اس کے جینے سے کیا حاصل   جو اپنے خاوند سیں ہے غافل[10]

اس جینے سے مرنا خوب   جو نا پائے یہ مطلوب

اوس جینے سے مرنا چاہ   جو نا دیکھا[11] اپنا شاہ

یہ لشکر یہ دھوم اور دھام   یہ ملک یہ حکم اور کام

ایتا لشکر سانچے پیر   کیونکر رہے بن[12] شاہ امیر

مجھے بتایو[13] خاوند میرا   پکڑا ہے میں دامن تیرا

---

[1] ب: سبہہ علم پہرایا [2] ا: پر، ب: پہر [3] ا: نام [4] ب: ہوون [5] ا: نانو [6] ا: ھک [7] نسخہ ب میں یہ شعر موجود نہیں [8] ب: یہ فکری مجھکوں سمجہ نجائے [9] ب: خدائے [10] نسخہ ب میں یہ شعر اگلے شعر کے بعد ہے [11] ب: پادے [12] ب: باجہ امیر [13] ب: بتاؤ

اب کھانا پینا سونا پہنا[1] | کیونکر ہووے اٹھنا بہنا

دھرک یہ بہناں دھرک یہ کھانا[2] | اپنا خاوند ناں نہ پچھاناں[3]

پیر کہا سن میرے بابو | ہر ہر کام[4] کوں چاہیے قابو

جو چاہے خاوند[5] کوں پاوے | خلقت سیتی انکھ نہ لاوے

جب سب چھوڑ خاوند کا ہوا[6] | من میں حق بن رہا نہ دُوا[7]

حق اوس کا ہوا[8] تحقیق | سن[9] حدیث اور کر تصدیق

من کان اللہ و لک[10] | کان اللہ لہٗ بیشک

جس کا مولیٰ تسکا کل | جس کا باغ تسیکے پھل

عمل کرے دن رات ہمیشا | من میں راکھے یہ اندیشا

علم عمل بن کام نہ آوے | عمل علم بن کیا پھل پاوے

سانچے پیر عمل ہیں بہتے[11] | بندے عاجز سبھنوں سیتے[12]

نمازاں روزے نفل ہزار | وظیفے دعوت لاکھ شمار[13]

کیتی سیوا کیتے گیان[14] | کیتی سمرن کیتے دھیان

لاکھ برس کیں[15] سے لے آیے[16] | تو ایک ایک کوں توڑ پچایے[17]

---

1 ب: سوتا رہنا 2 ب: دہرک یہ کہادا دہرک یہ پیتا 3 ب: جو آپنا خاوند ناہ پچھیتیا 4 ب: ہر ہر بات
5 ب: صاحب 6 ب: ہویا 7 ب: اب میں حق بن رہا نہ دویا 8 ب: پہیا 9 ا: سون، ب: سنو 10 ا: لک
11 ب: بہتی 12 ب: سہنا سیہی 13 ا: ہزار 14 ب: کیتی سیوا پوجا کیان 15 : کہیں
16 ب: لاکھ برس کے سیلی آوین 17 ب: توں ایک ایک کوں جا پچاویں، ا: تو ایک تو ایک کون تو پچھایی۔

خاص خاص تنسوں فرمائیو[1] مغز راہ کا مجھے بتائیے
پیر بنا پڑھنا کت کام بن استاد عمل[2] سب خام
پیر کہا سن بھائی[3] میرے باتوں والے گیتی[4] چیرے
سانچ کرے تو سانچا پاوے ہنس ہووے تو[5] موتی کھاوے
اب سر خدا کا تجھے بتاؤں بات کھات[6] سب خوب سناؤں
کھانا تھوڑا پینا تھوڑا کھونبی[7] ہووے کپڑا کورا
نیند تیاگے اکھ نہ لاوے تب صاحب کی جھاتی پاوے
کوڑی دمڑی لاکھ ہزار سب خاوند پر کرے نثار
اول من سوں توبہ کرے تو اس بکھ[8] میں گھاٹی چڑھے
جب دل سوں چھوڑے برے سب کام[9] اوسے ساعت پائے آرام[10]
اسم اعظم جو چاہیں لوک الا اللہ یہ ایسا ٹھوک[11]
اسم اعظم تو بھائی[12] جان تو ہووے سیف الرحمان
توبہ توبہ ہر دم کریے سانچے دل سیں اب دس جریے[13]
جو صاحب ہم سوں نزدیک نا کر اوس کا جھوٹ[14] شریک

---

1 ب: خاص خاص سوں تم فرماؤ 2 ب: علم 3 ب: بابو 4 ب: بیٹھے 5 ب: سو 6 ب: بیند ارادہ
7 : کذا 8 ب: پکھر 9 ب: جب دل سیں چھوری سبھی کام 10 ب: پاوے وہ آرام
11 متن مطابق ب۔ ا: دھوتے پھریں نال بھوگ 12 ا ب: ایہی 13 ا ب: چت دھریے 14 ا: جھوٹا، ب: جھوٹ

وجد حال مقام بیان   سب موقوف توبہ پر جان
جو تائب سو رب کا خاصا   بن توبہ سب عمل بتاشا[1]
پیر کہا سن میرے بھائی   جے چاہے تو سر خدائی
چار طہارت لازم جان   ایک ایک کوں کروں بیان
جس یہ چار طہارت حاصل   وہ بے شک درگاہ کا واصل
تن جامہ اور جا کر پاک   سب سیں بھلے جو پاک ہو خاک
خاک سیں ہونا خاک سوں رہنا[2]   خاک سوں اٹھنا خاک سوں بہنا[3]
اول خاک اور آخر خاک   توں کیوں پھرتا ہے چالاک
توں خاکی اور خاک کا روپ   تیرا سجدہ خاک پر خوب
حدث نجاست سوں کر پاکی   پاکی ڈھونڈھ[4] اے بندے خاکی
پاکی ہے رب پاک کا رنگ[5]   پاک پلید کا کیسا سنگ
دوجا چھوڑے[6] سب وسواس   من سوں راکھے حق کی آس
یہ کر توبہ جو کچھ ہووے[7]   یہ سب خطرے دل سوں دھووے
جو گناہ باطن اور ظاہر[8]   سب سوں ہووے نرمل طاہر

---

۱ ب: پیاسا ۲ ب: سین بہنا ۳ ب: رہنا ۴ ا: دھونده، ب: دھونڈ ۵ ب: پاک ہی رب توں پاک کا رنگ
۶ ا: چھودے، ب: چھوری ۷ متن مطابق نسخہ ب۔ ا: یہ کرے توبہ کوچ ہووے ۸ ا: جو گناہ اور باطن ظاہر

Scanned by CamScanner

خلق برے تیں۱ جا کر دور — تا چمکے تیرے دل موں نور
باقی جانو سب حیوان — اصل خلق کی چار پچھان
یوں کر پیر نے کیے بیان — جس خلق بھلے سو انسان
حکمت عفت اور شجاعت — ان سیں چوتھی۲ جان عدالت
یہ چار خلق رب جس کوں دیوے — وہ دین دنیا کی خوبی لیوے۳
حکمت عفت اور شجاعت — ان تینوں میں کرے عدالت۴
اوسط راہ قدم کوں دھرے — افراط تفریط ذرا نہ کرے
حکمت دینی حاصل کرے — ناں کر یز ناں ابلہ مرے۵
عفت کرے شہوت مستور — شر ایہہ خود سیں ہووے دور
شجاعت میں نہ کرے تصور — ذل تکبر جین تہور
کرے عدالت عادل ہوئے — ظلم ستم سوں داری دھوئے
خلق چار کوں ضد ہے سات — دور کرے اپ سیں دن رات
ساتوں سیں جب پکڑے پند — ساتوں در دوزخ کے بند
پل صراط ہے راہ میاناں۶ — جس کوں حق چاہے گزراناں

---

۱ ب: توں ۲ ب: چھوری ۳ ب: وہ دنیا سیں خوبی لیوے ۴ ب: یہ شعر شامل نہیں ۵ ب: نا کن بن ابلہ ہو مرے۔ کذا ۶ متن مطابق ا۔ ب: میانہ

جو چاہے تو ہووے واصل　　خلق نبی کے سب کر حاصل
خلق نبی کے جس میں ہوئے[1]　　تس سیں کام برے سب موئے
وہ ہووے کامل انسان　　عارف کامل اس کوں جان
نیکو کوئے نیکو کردار　　بہت صبور اور نال[2] وقار
مشفق قانع اور شکور　　ذل طمع سیں ہووے دور
دشنام لعنت سب چھوڑے[3]　　سخن چینی سوں پاکی لوڑے[4]
فحش دشنام حسد اور کینہ[5]　　وہی کرے جو ہوئے کمینہ
بہتی طاعت بہتا شرم　　بہت سخاوت اور دل نرم
میٹھا بولے سب نوں ساتھ　　کام برے سیں راکھے ہاتھ
سب نوں کی بھلیائی چاہے　　کینہ سب کا دل سوں لاہے
بھلے خلق جو چاہے ساتھ　　تحمل سیں سب آنویں ہاتھ
سبنوں کا ہے اصل تحمل　　پکڑ غریبی چھوڑ تجمل
بھلا برا سب سر پر سہے　　بہت عاجز مسکین ہو رہے
جیونکر رہے ہیں حضرت آپ　　تن پر واروں مائی باپ

---

۱ ب: خلق نبی کا جسکوں ہووے ۲ ب: اہل ۳ ب: دشنام لعنت اور غیب چوری ۴ ب: باقی توڑے
۵ ب: فحش شتابی ضد اور کینہ۔

سب گھر۱ بار اور مال جان — حضرت اوپر کروں قربان۲
سرور عالم حضرت پاک — جس کوں حکم ہوا۳ لولاک
چوداں طبق اور خلقت ساری۴ — حضرت لئی۵ سب رب سنواری
رب حبیب۶ اپنے کی خاطر — سب خلقت کوں کیا ہے ظاہر
جب شمع جمال کی روشن بہی — ظلم۷ کفر کی ظلمت گئی
نور نبی دا بڈا دریا — جس سیں لاکھ کروڑ اوپا۸
سورج چاند اور انبر تارے — بوند بوند کر اوس نے وارے
اوس دریا۹ کا عالم قطرہ — اوس خورشید کا عالم ذرہ
جب دریا بینا۱۰ موج میں آیا — ایک موج سیں جل۱۱ دکھلایا
ظاہر باطن حضرت مان — اول آخر حضرت جان
اوس دریا کا عالم بندا — جو کچھ ہووے چنگا مندا۱۲
عرش کرسی اور لوح قلم — سات فلک اور آٹھ ارم
جن ملائک وحش اور طیر۱۳ — بن پایوں جو کرتے سیر۱۴
سات دوزخ اور زمیاں سات — چاند سورج دونو دن رات

---

۱ اصل: کھر ۲ ب: حضرت اپروں کر قربان ۳ ب: ہویا ۴ ب: سارے ۵ ب: خاطر ۶ ب: نبی ۷ ا: ظلمت ۸ متن مطابق ب۔ ا: جس ہوئے کروڑ اوپا ۹ ا: خورشید ۱۰ اضافہ مرتب ۱۱ ب: جگ ۱۲ ب: جو کچھ ہے چنگا اور مندا ۱۳ ب: طیور ۱۴ ب: سیور

Scanned by CamScanner

اٹھائی منزل اور باراں برج　　تارے سات جیوں موتی درج
شش جہت اور چار عناصر　　باد خاک آب اور آذر
تین مولود نباتی کانے　　تیجا ان سیں ہے حیوانے
سب اشجار اور سب ابخار[1]　　سب جبال اور سب احجار[2]
اور جو کچ ہے عالم بیچ　　لمبا چوڑا اوچ اور نیچ
سب کا مغز جو ہے انساں[3]　　جس موں ہوئے سر عیاں
افضل خلق جو ہیں پیغمبر　　جس سیں قائم دھرتی انبر
غوث قطب ابدال اوتاد　　ابرار اخیار سرھنک عماد
سب ولی اور شاہ وزیر　　عالم فاضل اور امیر
عورت مرد اور طفل[4] جوان　　جو دنیا میں ہے انسان
ازل ابد سوں جو کچ چیز　　بھلی بری اور خوار عزیز
سب درگاہ حضرت کے بندے　　سب اوس نور پاک سوں زندے[5]
جن پری فرشتہ آدم　　وہ حضرت جس گاہ سب عالم[6]
فقر فخری حضرت فرمایا　　اپنا آپ فقیر سدایا

---

[1] ب: احجار [2] ب: سب خیال اور سب افکار [3] ب: آسان [4] متن مطابق ب۔ا: کڑکے [5] ب: سب نور اس پاسیں کے زندے [6] ب: اس شعر کی ترتیب یوں ہے (۲۔۱)

مانگی ہے حق[1] سوں مسکینی　　مسکینی چاہی جو ہے دینی
جس پکڑا حضرت[2] کا راہ　　دونوں عالم میں وہ شاہ
جو کچ کیا[3] حضرت نبی　　اوس پر چلے تاں ہووے ولی
رسول پاک حق کے محبوب　　اپنے ہاتھ دتی[4] جاروب
بکری چوتے گھاس کھلاتے　　پانی لکڑی تھکڑی لاتے
خادم اپنے ساتھ ہو کھاتے　　بیٹھ خادم کے ساتھ[5] پیاتے
کر خرید بازار سیں چیز　　لے آتے[6] وہ شاہ عزیز
ساتھ ردائے مبارک پاک　　باندھا اوس صاحب لولاک
چھوٹا[7] بڈا غنی درویش　　بھلا برا بیگانہ خویش
جو کو ہوتا خاص اور عام　　حضرت اول دیا سلام
دیتے اپنے ہاتھ لطیف　　حضرت پاک رسول شریف
سیاہ سفید غلام آزاد[8]　　بھلا برا غمگین اور شاد
اپو اپنی دوار میں سب　　کئی غریب کئی کرتے جب[9]
فرق نہ کرتے ان کے بیچ　　یا ہو اوچا یا ہو نیچ

---

۱ ب: حضرت ۲ ا: پیغمبر ۳ ب: کہا ۴ ب: دیتے ۵ ب: پاس ۶ ب: آون ۷ ا: چوتھا
۸ ب: غلام سیاہ سفید آزاد ۹ : کذا۔ یہ شعر نسخہ (ا) میں نہیں۔

Scanned by CamScanner

دن رات میں کپڑا ایک راکھا ہے اس خاوند[1] نیک
جو عاجز مسکین بلاتے دعوت اس کی اوپر جاتے
جو کچھ دھرتے آگے آن کھاتے بہت عزیز کر جان
طعام دن کا رات کے لیے رات کا طعام دن کے لیے[2]
کدی نہ راکھا سرور عالم ختم رسل اور افضل اکرم
بہت سخی تھے بہت کریم یہ ہوتا ہے خلق عظیم
منہ[3] ہنستا اور دل غمناک یوں کر رہتے حضرت پاک
سبھوں پر تھے بہت رحیم جوں کر بیچ کلام قدیم
وہ چاند روشن اور ثاقب دن رات میں رہے مراقب
جب حضرت پکڑی مسکینی غرور تکبر ہے بے دینی
وہی کرو جو حضرت کیا جس کیا وہ دائم[4] جیا
غوث اعظم سر حق کا تاج[5] سب ولیوں پر جس کا راج
دستگیر عالم کے پیر چوداں طبق میں ان کے دھیر[6]
ادب سوں نام پاک ناں لیوں جان مال واری کر دیوں

---

[1] ب: صاحب [2] ب: رات کا طعام دن کے لیے۔۔ طعام دن کا رات کے لیے [3] ا: مہ۔ ب: موہنہ
[4] اصل: دایم [5] ب: غوث اعظم سب کا تاج [6] ب: امیر۔ ترتیب شعر: (۲۔۱)

Scanned by CamScanner

مریدوں کو یوں راہ بتایا بیچ فتوح الغیب فرمایا

جو کو پکڑے دس اعمال ہووے وہ تحقیق ابدال

بڑے مراتب حق اوس کوں دیوے دونوں عالم میں پھل لیوے

دس خصلت غوثوں کے کام غوث ہووے جو کرے تمام

نام خدا کی[1] سوگند اوس سوں راکھے منہ کوں بند[2]

سوگند نہ کر ہر گز مول ساچی جھوٹی جان اور بھول

جدل[3] ہزل سیں جھوٹ نہ کہے پاک صاف جھوٹ سیں رہے

تیجا وعدہ پورا چاہے تو مطلب جو چاہے پاے[4]

لعنت خلق کوں بد کردار ناپو چاہے زارا زار[5]

لعنت سوں جب راکھے جیب تو یہ دولت ہوئے نصیب

بری دعا خلق کوں کرنی بہت بری ہے جیوں کوں ہرنی

جو مظلوم پر سخت بلا[6] ظالم پر نا کرے دعا[7]

شرک کفر کی نسبت بھائی اہل قبلہ کوں فرما...

سب گناہ ظاہر یا باطن ان کوں ناں دیکھے تاں مومن

---

۱ ا: کئی ۲ ب: تہہ ۳ ب: ضد اور ہزل ۴ ب: تیجا وعدہ نیض وفا۔ توں مطلب جو چاہے سو پاے ۵ مطابق ب۔ ا: ناپہو چاہے ذرا ازار ۶ ب: جوں مظلوم کوں سخت بلا ۷ ب: ظالم اوپر کرے دعا۔

جوارح اپنے اور اعضا　　ہر[1] گناہ سوں کرے جدا
اپنا پہار بہتا اور تھوڑا　　خلق اوپر ناں راکھے بورا
آدمیوں سوں طمع کر دور　　پا تا سر سیں ہوئے نور[2]
بہت برا ہے سب سوں طمع　　طمع چھوڑے تا ہووے شمع
دسواں کرنے تواضع خوب　　تا ہووے حق کا محبوب
جس کو دیوے حق وہ خصلت　　وہی غوث قطب بے علت
سن رے بھائی جاہل　　توں کیوں پھرتا ہے یوں غافل
پنجاہ فرض ہر روز مھیّن[3]　　ہر بندے پر بہے معیّن
جس کے سر پر ایتا بھارا　　سو کیوں پھرتا ہے متوارا
جو نا جانے ایہ پنجاہ　　نہیں خلاصی کا اس راہ
تیرے سر پر روز قیامت　　چھوڑ غرور اور پکڑ ندامت[4]
جو ہے سر پر فرض خدا　　دل اور جاں سیں کر ادا
حق کوں رب اپنا کر جان　　ربوبیت حق کی سچ کر مان
پھر وحدت کا کر اقرار　　شرک دوئی سوں ہو بیزار

---

[1] ب: جو [2] ب: پاؤں تا سر میں ہووے نور [3] ب: من [4] ب: چھوڑ غرورت پکڑ ندامت۔

Scanned by CamScanner

تیجا جان وفا معہود — تو پاوے دل کا مقصود

چوتھا طاعت میں اخلاص — تو ہووے توں بندا خاص

خدا رسول کی کرن اطاعت — ہر کار میں فرض ہر ساعت

وعدہ رزق کا کیا رحمان — اعتبار کرنا ہے ایمان[1]

قسمت اوپر راضی ہوناں — غم اور غصہ دل پر دھوناں

حب بعض پر حد ہے فرض — یہ سب فرض تیرے پر قرض[2]

نہی منکر اور امر معروف — مومن حاصل کرے وقوف

معرفہ[3] نفس کا لیاوے ہاتھ — جھگڑا کر شیطان کے ساتھ

نفس ہوا سیں کر کنارہ — یہ سب فرض ہوئے ہیں یارہ

باھرواں خوف خدا سیں کرنا — حق ڈاھڈے سیں دائم ڈرنا[4]

خوف رجا میں رہے ہمیشہ — ہر دم راکھے یہ اندیشہ

مگر اللہ سیں ازن[5] نہ کرے — رحمت اوپر آساں دھرے

حق کی رحمت سوں نو مید — نہیں مگر کافر جاوید

طلب العلم ستر العورات — غسل جنابت وضو صلوٰت

1۔ ب: اعتبار کرتا ہیں ایماں 2۔ کذا۔ا: یہ شعر موجود نہیں 3۔ ب: معرفت 4۔ ب: یارو خوف خدا کا کرنا۔ قہر خدا سیں دایم ڈرنا 5۔ اصل: امن۔

بیسواں فرض تیمّم جان نماز کے وقت کا علم پچھان
ادائے امانت ذکر لسانی[1] بندے مومن سانچ کر مانی
مصیبت اوپر حزن[2] ناں کرناں خوشی دنیا پر دل ناں دھرناں
اور تفکر عبرت آئی پورے ہوئے فرض ستائی
ہوا نفس سیں بہتا ڈرے ساتھ ہوا کے عمل نہ کرے
نعمت رب[3] کی تیرے اوپر ہے حساب شمار سیں باہر
اوس کا جانن فرض پچھان[4] انتیسواں[5] فرض اسے کر مان
حُب عقبٰی کی کر اے یار حُب دنیا کی دل سوں دار
اور جان جو رب تعالیٰ[6] اعز اجل[7] اعظم اور اعلیٰ
ہر مکان میں تیرے ساتھ ایسی دولت تیرے ہاتھ
توبہ کرن اور صدق کلام اکل حلال اور ترک حرام
حفظ الفرج اور حفظ العین یہ بھی جانو فرض العین
حفظ السمع اور حفظ البصر دل کوں کرنا[8] حفظ اور حصر
ان سبنوں سیں روز[9] شمار پوچھے گا صاحب کرتار

---

1 ب: نشانی 2 ب: خوف 3 ب: حق 4 ب: سیان 5 ب: تیسواں 6 ب: اور پچھانی رب تعالی
7 ب: عزوجل 8 ب: راکھے 9 ب: دون۔

Scanned by CamScanner

ترک غیبت کا فرض پچھان حفظ النفس[1] کا لازم جان

لا تسخر با الناس مدام جیونکر آیا بیچ کلام

ترک ذم[2] لمن القاب حق فرمایا بیچ کتاب

سوء الظن دل سوں کر دور تیرا دل ہووے پر نور

کرے پرہیز زنا سوں دائم ترک ریا پر ہووے قائم

رضا قضا توکل تقوٰی شکر دعا تضرع اولیٰ

ادعونی جب حق[3] فرمایا استجب بندیوں پھل پایا[4]

عمل کرے سب حجت ساتھ برہان حجت تھیں راکھے ہاتھ

استعداد موت کا کرنا مرنے پر نس دن دل دھرنا

جو چاہے توں حق کا راہ ادا کریں یہ فرض پنجاہ

جو تج کوں ہے حق کی آس ادا کریں یہ فرض پچاس[5]

عمل کریں تو بندہ خاص وہی عمل جس میں اخلاص

طہارت میں جو چلی کلام تیجی ان سیں بہی تمام

طہارت چوتھی پیر یوں کہے غیر خدا دل موں نا رہے

۱: حفظ نفس ۲ ب: ترک الذم ۳ ب: رب ۴ ب: استجب نی کایوں پھل پایا ۵ ب: یہ شعر موجود نہیں۔

جب غیر خدا کا دل سوں گیا　　سیر سالک کا پورا بہیا
گھر خدا کا دل ہے تیرا　　اس کوں پاک کرے تو چیرا
غرق رہے حق موں ہر آن　　یہ کمال انسان کا جان
دل سوں کرے غیر کوں دور　　ہرساعت میں رہے حضور
ازل ابد کا چھوڑے خطرا　　حق بن اور نہ راکھے ذرا
حق باقی اور عالم فانی　　فانی کی نہ رہے نشانی
غیر نہی[1] توں کر تحقیق　　اس کوں من سیں کر تصدیق
پر اس مقام کو پہنچن مشکل　　سخت ہے راہ دور ہے منزل
بہت ریاضت محنت طاعت　　دل حاضر راکھے ہر ساعت
فضل خدا کا اور توفیق　　جب سالک کوں ہووے رفیق
تو پہنچے اس راہ سعادت　　علم موافق کرے عبادت
پر طاعت وہ جو پیر فرماوے　　اپنا کیا کچھ کام نہ آوے
دارو وہ جو دیوے حکیم　　اپ دارو کیا کرے سقیم
کلام خدا کی دارو خانا[2]　　جس جانا بر حق کر جانا

---

۱ - کذا ۲ ب: کھان

جو اذکار افکار اشغال جو اوراد وظائف اعمال
جو حروف کلمات عظام جو آیات اسماء[1] کرام
جو آوے بندیوں کے کام دنیا دیں میں ہوئے تمام
سب قرآن مجید میں آئے حق تعالی نے آپ فرمائے
توں کیا جانے میرے کام کون آیت اور کون ہے نام
کون سا شغل اور کون سا ذکر[2] کون سا عمل اور کون سا فکر[3]
توں اندھلا تجھ کوں کیا سوجھے بھلے برے کوں توں کیا بوجھے
جو فرماوے تج کوں پیر اس پر چلے تاں ہووے فقیر
محض خدا رسول کی خاطر یہ نسخہ میں کیا ہے ظاہر
جس پر چاہے تج کوں رہنا وہ ضرور ہوا اب کہنا
ادھی رات اٹھ بیٹھے سالک چار گوت[4] کا ہووے مالک
کرے تہجد نال نیاز دل حاضر اور سوز گداز
دو رکعت جب پڑھ کر رہے ذکر فکر میں ہو کر بہے
لا الہ الا اللہ سادھے من سوں اس دم سب کچھ جھادے

---

[1] ب: اسمات [2] ب: کرن شغل اور کرن ذکر [3] ب: کون عمل اور کون فکر [4] ب: کونٹ (کونٹ) ۔ کذا

ایسی ضرب اللہ کی لاوے جو خطرہ ہے سب چُک[1] جاوے

ایک ہزار یا تین ہزار کلمہ پاک کرے تکرار

پر اذن[2] اس کی پیر سوں پاوے جو لکھنے میں رسم نہ آوے[3]

جیونکر پیر کرے تلقین لاگ رہے جیوں جل میں مین

اڑا نکلا[4] پون کون پیوے دس سو باندھ چار سوکھ جیوے[5]

اپنے شاہ کا نوبت خانہ اپنے کانوں سنے شہانا[6]

یہ بُدھ سادھے تھوڑا تھوڑا تو دوڑاوے عرش پر گھوڑا

دونوں دِیوے پھڑ اُلٹاوے محراب بھنوؤں کے بیچ لے جاوے

ترکنی کے سنگ رنگ لگاوے جو پھل چاہے سو ہی پاوے[7]

اوہاں بیٹھ کر کرے نماز جگمگ جوت اور ناز نیاز

فجر تلک ایسا ہو رہے آسن سادھ سیدھا ہو بہے

ذکر سہ پایہ کرے مدام برزخ کہتے اس کوں عام

ذکر ثلاثی مغربی مُول غنچہ کھِڑ کر ہووے پھول

اسم اعظم یہ پچھے پڑھے تو یہ ساگر سکھ[8] سیں ترے

---

[1] ب: چھر [2] ب: آسن [3] ب: جو کہنے میں سب اسم نہ آوے [4] اصل: نیکلا [5] یہ شعر نسخہ ب مین نہیں
[6] ب: سونے ان قانون میں شاہانہ [7] ب: سویو پاوے [8] ا: سوکہ، ب: سوکہہ۔

Scanned by CamScanner

تنیں کلمہ اور چوداں حرف سورج جیوں لا پگھلاوے

یہ اسم اعظم ہے ایسا اعلیٰ۲ جس سیں پائے دین

اس سیں ظاہر کیونکر کہے ہر چھپے تو عارف

سر جاوے اور۳ ہر نہ جاوے تو ہی سر سبز

فجر ہووے تا پڑھے نماز سنت فرض موں کر

ایسا راز اللہ سوں کہے جواب بیچ سوں

حاضر ہو کر غائب ہووے حق کوں پاوے اپ

عارف دیکھو جیوتا مویا پر ادب صورت کا

پچھے بیٹھ کر کرے سلام شرم ادب سوں کر

آنکھوں موند کر دل موں راکھے خوب تریہہ یہ

جب پھرتا دیکھے عرش رحمان حق کوں پاوے

اللہ اللہ اتنا کہے آپ نہ رہے

جب سوا پہر بیٹھے ات سار تا پہنچے

سوا پہر جب ہووے پورا سالک ہووے

نماز ظہر کی پڑھ گزارے دین دنی کے کام سنوارے
چوداں حرف اور چوداں نام سجدے بیچ پڑھے تو کام
پانچوں وقت ایسے گزارنے نس دن خاوند حاضر جانے
سنت عصر کی ترک نہ گچھے تو کوے میدان کی سیر گچھے
بعد عصر کے چپ کر رہے شام تِکر[1] حاضر ہو رہے
یہ سالک عابد کے کام جو سب ظاہر کیے تمام
عابد زاہد عارف تین ان کوں گر ہے کر مان یقین
کرے عبادت عابد ہوئے جس سوں حق بخشیسی سوئے
وہ زاہد جس دنیا چھوڑے ہر گز حق بن کچھ نا لوڑے
جب من کے بیچ دنیا کو تاگے خاوند اپنے سیں نیہ لاگے
وہی عابد زاہد کر کہے سر حقیقت کا تو لہے[2]
پھر زاہد کا کام تب ہووے جب غیر خدا کا دسوں دھووے
جب غیر خدا کا دل سوں گیا تحقیق زاہد پھر عابد بہیا
پر عارف ہونا بہت ہے سخت بخت ہووے تاں پاوے تخت

---

[1]: تک [2]: کذا

Scanned by CamScanner

جو توں چاہیں عارف ہویا　　عارف سیں جو جیتا مویا
ہر دم نس ، دن کر توں ذکر　　ایک لحظہ نہ چھوڑے فکر
جو کچھ ہے سو ذکر ہی ذکر　　پر ذکر سوئے جو حق کا فکر
پر غصہ شہوت بری بلا　　بھلا وہی جو کرے خدا
نفس مرے تو حق کوں پاوے　　جیتا نفس کچھ کام نہ آوے
ہر گز نہیں بن فقر فنا　　حاصل تجھ کوں کرے خدا
جب ہوا نفس کی (ہووے)[1] کھے　　خاص طلب اللہ کی رہے
تب فکر سدھا ہو تیرا[2]　　چاندن ہوئے یہ اندھیرا
قبول پوے تیری ہر ساعت　　طالع نیک مبارک ساعت
فکر کرنا مجھ سیں سن بھائی　　جیوں کر پیر یہ روش بتائی[3]
میں کیا ہوں یہ عالم کیا ہے　　ہر ہر صورت آدم کیا ہے
معنی دیکھے صورت بیچ　　معنی جل صورت ہے کیچ
تیری میں میں بڑی زنجیر　　جس نے کیے[4] سب لوک اسیر
جہاں دیکھے تو میں ہی میں　　میں چھوڑے پھر تیں ہی تیں

---

[1] اضافہ مرتب [2] ب: تب فکر سیدھا ہو ہی تیرا [3] ب: جیونکر پیر کی پیچ بتائی [4] ب: کیا

حق بن جگ میں کس کا[1] کام — جو اس بن میں کا لیوے نام
جس نے اپنا اپ پچھانا — اس نے اپنا خاوند جانا
اپ کوں جان جو حق کو جانے — اپ پچھان تو رب پچھانے
پیغمبر صاحب یوں فرمایا — حدیث کریم[2] میں یوں کر آیا[3]
سینے تیرے میں دل ہے ایک[4] — دل ایک کوں راکھیں نیک
دل تیرا جیوں کر آئینہ — جو نا ہووے نفاق اور کینہ
ارسی پھوٹ ہوئے سو پارہ — ہر پارے میں ہوا نظارہ
ایک صورت سیں بہت ہو گئے — ایک سیں ایک لاکھ ہو بہے[5]
اس سیں تیرے مست بورانے[6] — جو ایک صورت کوں لاکھ جانے
ایک وجود اور لاکھ ہے بیکھ — لاکھ بیکھ میں ایک کوں دیکھ
جو نا پھوٹے یہ آئینہ — ایک صورت دیکھے بے کینہ[7]
لاکھ صورت پھر ایک ہو جا[8] — ایک رہا سب گئی بلا
تھوڑے دن میں اپ ہی پاوے — آئینہ صورت ایک ہو جاوے
جب پیر یہ کہی نصیحت — جو متاع تھی دھری ودیعت

---

[1] ب: جس کا [2] ب: شریف [3] ب: حدیث شریف کے اندر آیا [4] ب: سینہ تیرا دل ہے ایک [5] ا: ایک ایک لاکھ ہوئے، ب: بہے [6] کذا [7] ب: جو نا ہووے نفاق اور کینہ [8] ب: ایکصورت پھر لاکھ ہو جا

طالب صادق نیک انجام — سب قبول کر کیا سلام
گوشے میں منہ خاک پر ملا — کمر باندھ خلوت میں چلا
رو رو بہت مانگی توفیق — تو فضل خدا کا ہوا رفیق
چوداں برس تک محنت کی — جان پکڑ ہاتھ پر دھری
جو کچھ اپنے پیر سوں لیا — ایتے برس میں پورا کیا
تب چڑھیا دُون[1] کا خورشید — روشن ہوئی صبح امید
سورج ایسے پاؤں پسارے — سب چھپ گئے صورت[2] کے تارے
دن چڑھیا سب دیکھو آئے — کیوں بیٹھے ہو ہاتھ گل لائے[3]
سدھا ہوا اپ سانچا[4] لیکھا — ہر ذرے میں سورج دیکھا
چوداں طبق میں نور بسیط — تجلی کر ہو رہا محیط
سب ارواح اور سب اجسام — سب افکار اور سب اوہام
سب کچھ ایک ہے نور ہی نور — جاء الحق اور زھق الزور[5]
دیکھے جو دنیا سیں دُر — سب لشکر دنیا خاوند سیں پُر[6]
جیونکر کرن دن کی جب چڑیں[7] — سب ذرے دم میں[8] جھڑ پڑیں

۱: دن، ب: دولت ۲ ب: سورج ۳ ب: کیوں بیٹھوں توں ہاتھ گل لائے ۴ ب: سچا ۵ ب: دور
۶ ب: دیکھے جو دنیا سیں آن ـ سب لشکر خاوند کا جان ۷ ب: جو کر کرن من کی ناجریں ۸ ب: پل میں

اوس دن کوں ناہیں تبدیل   نا تغیر اور نا تحویل
ازل ابد موں ایکو جیسا   اول آخر میں ہے ایسا
ذات ایک اور نانوا[1] نیک   موجیں بہت اور پانی ایک
معنی ایک اور لفظ ہزار   صورت ایک دریں نہ دار[2]
تمام عالم سب ارسی بہے   صورت ایک نظر اکئے
ایسی صورت ظاہر بہی   ارسی بیچ سیں جاتی رہی
صورت ذات کی ذات میں رلی   برف پگھل[3] پانی ہو گلی
ایک خاوند کوں ایک کر پاوے   ایک کہنے[4] سوں بہت ہو جاوے
واحد کوں جد کرے شمار   ہو جاوے[5] سو لاکھ ہزار
جو اپ تیرا جو لیکھا کرے   سہنس کوت بدم سیں جرے[6]
دونوں انکھ اور دونوں کان   ہاتھ دانت اور کام زبان
دونوں پائے اور دونوں ہاتھ   پیٹ پتہ گردن سو ساتھ
بیس انگل اور ناخن بیس   تجھ ہر ساتھ ہیں دانت بتیس[7]
حس خیال حفظ اور وہم   فکر عقل دانش اور فہم

---

[1] ب: نام [2] ا: درین خردار [3] ا: پھیر [4] ب: گنتی [5] ا: جاویں [6] : کذا۔ یہ مصرع نسخہ ا میں نہیں [7] ب: تجھ ہر سات داند بتیس

Scanned by CamScanner

دل دماغ جگر اور شش ‎ ‎ پپڑ گردے تنخ بخوش
معدہ رودہ اور اعصاب ‎ ‎ مفاصل فضلے[1] اور طناب
تریسی ہزار باڑی[2] تیرا ‎ ‎ دس ہزار ناڑیں[3] کا گھیرا
دس ہزار طبیعی قوت ‎ ‎ احسان سخاوت اور مروت[4]
اور نہ آویں ہیچ شمار ‎ ‎ ارادے تیں لکھ کوت ہزار
تین پانی اور پڑدے سات ‎ ‎ آنکھوں میں جو ہیں دن رات
ایک ایک کوں اپنا نام ‎ ‎ جو گنے نا ہووے تمام[5]
تشریح انسان کی دیکھ کتاب ‎ ‎ تو نا آوے ہیچ حساب[6]
توں ایک اور ایتے نانو ‎ ‎ گھر ہزار اور ایک ہے گانو
مصدر صفتوں کی ہے ذات ‎ ‎ مصدر فعل کی ہوئے صفات[7]
ہر ہر فعل جو ہوئے صادر ‎ ‎ اس سیں ہوئے نانو اک ظاہر[8]
پڑھے علم تو عالم کامل ‎ ‎ عمل کرے تو کہیے عامل
کرے کتابت کاتب کہیے ‎ ‎ حفظ کرے تو حافظ کہیے
ایسی روش جو کرے شمار ‎ ‎ ناؤ ہوتے ہیں لاکھ ہزار

---

۱ ب: فصلی ۲ ہڈی ۳ آنتیں ۴ ب: فتوت ۵ ب: جوں گننے میں نہیں تمام ۶ ب: تب سوں آوے ہیچ حساب ۷ ب: مصدر فعلوں کے ہے صفات ۸ ب: اس سیں ناؤ ہے اکو ظاہر۔

Scanned by CamScanner

کہا حضرت جو پکڑن جانے ۔ اپنے آپ کوں وہی پچھانے
ہوے نام نسبت سیں ایتے ۔ اور پڑھوں حساب سیں جیتے[1]
اعتبار نسبت کا سچ سیں کہے ۔ ایک ذات پاک ہی رہے
کہا بزرگوں کر تاکید ۔ اسقاط اضافت ہے توحید
معنی صورت نال تمثل ۔ مجمل تھا وہ ہویا مفصل
معنی صورت کر دکھلاویں ۔ بن صورت وہ ہاتھ نہ آویں
معنی صورت پکڑا رنگ ۔ صورت سوں ان کوں ہے ننگ
معنی باقی صورت فانی ۔ فانی کی کیا کروں کہانی
معنی ہست صورت ہے ہیچ ۔ یہ نکتہ ہے پیچ در پیچ
سب[2] بزرگوں نے کی فریاد ۔ تیرے پاس گئی برباد
جو فضل خدایا دل نا دھووے ۔ کہنے سننے سے کیا ہووے
علم ہزار جو حاصل کریں ۔ لاکھ کتاباں لیکر پڑھیں
نفل عبادت لاکھ ہزار ۔ احسان کرو بے حد شمار
حج اور طاعت بہتے کریں ۔ وظیفہ طاعت بہتے پڑھیں

---

1. جتنے 2. اصل: سبھہ

پر اک معرفت نا کرسیں حاصل — رب اپنے سیں نہ ہوویں غافل
عمر جوانی گئی جو میری — افسوس حیرت رہ گئی بہتیری
جو رب اپنے کوں نا جانو — سب کچھ ضائع سچ کر مانو
سن اے بھائی میرے اعظم — باپ تیرا ہے حضرت آدم
تیرے باپ کوں فضل حق دیا — سب فرشتوں سجدہ کیا
تیرے حکم میں کیا مخبر — چرخ زمیں سب بحر اور بر
نا خلف تو ایسا پیدا ہوا — جو ایسے باپ کا ورثہ کھویا
تیری خاطر حق سب کیا — تیرے حکم میں سب کچھ دیا
تو ہی خلافت حق کی پاویں — تو ہی عرش کرسی پر جاویں
بڑے شاہ کا توں فرزند — زنداں میں کیوں ہوویں بند
کیوں پھرتا ہے عجز احوال — اپنے آپ کوں خوب سنبھال
توں سلطان سب عالم تیرا — توں کیوں خلقت کا ہویا چیرا
تجھ سیں بڑے متاع اور مال — توں کیوں در در کریں سوال
یہ خوبی یہ علم جوانی — توں کیوں کرتا ہے نادانی

Scanned by CamScanner

پھر یہ وقت نہ آوے ہاتھ کچھ نا رہے گا تیرے ساتھ
سمجھ سمجھ نا ہو نادان کام میں لاگ خدا کوں مان
حقیقت ہے دریا بھرپور ازل ابد سیں ہے معمور
بے انداز بے حد نہایت نا آغاز اس کا نا غایت
باطن اس کے سیں امواج دور کریں جوں کر افواج
ظاہر اس کے اوپر آویں ہر صورت میں مکھ دکھلاویں
مکھ دکھلا کر پھر جب جاویں باطن اس کے بیچ سماویں
اس موجود میں نہیں بقا ہر ہر آن میں ہوویں فدا
اس موجود کا ناؤ ہے عالم فانی ہوتا ہے وہ ہر دم
ہر ہر آن موں ہووے فانی پھر اوسے آن موں ہووے ثانی
باقی فانی ہو ہر آن ایسی سِر سوں مجھ سیں جان
پھر ہوویں تجدید امثال توں جانے پھر وہی بحال
اور بحر حیات اور بحر النور ایک بوند میں کیا ظہور
وہی بوند انسان ہے کامل عارف واصل عالم عامل

وہی بوند سیں ہویا عارف حقیقت اپنے سیں وہ واقف
اپنے پیچ دکھا دریائے اس دم کہاں جو کہا نہ جائے
سبحانی ما اعظم شانی اینہاں کہا[1] ہے قطب ربانی
اوس کے آگے بڑا مقام[2] جمع الجمع ہے اس کا نام
ہمت باندھ اس بحر موں ڈوب حق اپنے کا ہو محبوب
ڈوب ڈوب کر پانی ہو ہستی اپنی مل مل دھو
جب بوند میں بہے دریا ہستی اوس کی بہے فنا[3]
اول آخر ایک ہو گیا ظاہر باطن ایک ہو بہیا[4]
آپ عین کیا عین بھی عین[5] او ادنیٰ اور قاب قوسین
لی مع اللہ اوس وقت میں ہوا[6] حق بن اور نا رہیا دُوا[7]
گنجائش کرے نا اس منزل[8] ملک مقرب پیغمبر مرسل
لا الہ اور الا اللہ جو کچھ چاہے پاس سوں جاہ[9]
سب دیوان سلطان امام کلمہ پاک کی پڑھن کلام[10]
کلمہ پاک پر ختم کلام[11] نیک مبارک سعد تمام

---

1 ب: اینہاں کہاں 2 ب: مکام 3 ب: ہستی اپنی بہی فنا۔۔ جب وہ بوند ملی دریا 4 ب: ظاہر باطن پورا ہویا 5 متن مطابق ب۔ کذا 6 ب: باغ بہار اور گل اور بو 7 ب: دو 8 ب: گنجائش کرنی ہے اس منزل 9: یہ شعر نسخہ ب میں نہیں 10: یہ شعر نسخہ ا میں نہیں 11 ب: بلام

Scanned by CamScanner

غلام محی الدین ایک فقیر   جس کا حضرت آپ ہے پیر
قطب عالم تھا میرا باپ   جس نے دیا اپنا آپ
حق کی راہ میں سب کچھ دیا   سب کچھ دے کر حق کوں لیا
شیخ اجل اور عارف کامل   قطب دین مکمل اکمل[1]
شیخ محمد یوسف نام   ہر کامل میں بہے تمام[2]
حق تعالیٰ ہو ایسا راضی   آپ وہ جس دن ہو گا قاضی[3]
خاندان بڈا ہے گگھڑ[4]   اصل نجیب اور نیکو گوھر[5]
سب سلطان دیوان اور خان   متشرع ہوویں[6] با ایمان
ان کے[7] شہر میں رہن ہمارا   تولد مسکن اور پیارا
میرپور شہر ہے بیچ پنجاب[8]   حق راکھے دائم اس کی[9] آب
یہ نسخہ جب بہیا تمام   گلزارِ فقر کا کیا نام[10]
تخمیناً یہ نیک کلام   چار پہر میں بہیا[11] تمام
ایک تیس برس ایک یاراں سو   ہجرت سیں ہوئے تھے نو[12]
پیغمبر اور آل کرام   لاکھ درود اور لاکھ سلام[13]
رضی اللہ عنہ الاصحاب   قدّس اللہ سر الاحباب[14]

---

[1]: کامل [2] ب: ہر کماہی میں ہیں امام [3] یہ شعر نسخہ ا میں نہیں [4] ب: کھکھرا۔ [5] ب: اصل نجیب اور ہے بکھرا [6] ب: ہوون [7] ب: ایک [8] ب: میر پور نام ہے بیچ پنجاب [9] ا: ان کی [10] ب: گلزار فقر ہے اس کا نام [11] ب: ہویا [12] یہ شعر نسخہ ب میں نہیں [13]: یہ شعر نسخہ ب میں نہیں۔ [14]: یہ شعر نسخہ ب میں نہیں۔

Scanned by CamScanner